الحمد للہ والمنۃ

مجموعۂ رسائل

عقیدۂ شریفہ
المعیار
لبعض الآیات
مکتوب ملتانی

مؤلفات

حضرت بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایت خلیفہ دوم رضی اللہ عنہ
حضرت امام مہدی موعود علیہ السلام

منجانب: دارالاشاعت کتب سلف صالحین جمعیۃ مہدویہ
واقع دائرہ زمستان پور مشیرآباد حیدرآباد آندھراپردیش

بار اول سنہ ۱۴۱۴ھ

ہدیہ ۱۰ روپے

مطبوعہ اعجاز پریس

تعداد ایک ہزار

کتابت: سید موسیٰ یداللہی

(معاونین کو بلا ہدیہ)

۲۹ منکرین مہدیؑ سے ایسا ہی اختلاف کرتے ہیں جیسا کہ آنحضرتؐ صلعم سے کرتے تھے ۳۳
۳۰ احادیث متعلقہ شناخت مہدی موعودؑ ۳۴
۳۱ حدیث ابوذر رضی اللہ عنہ ۳۶
۳۲ احادیث مہدیؑ متواتر ہیں ۳۹
۳۳ احادیث میں بیان کردہ اوصاف حضرت مہدیؑ میں موجود تھے ۴۰
۳۴. جھٹلانے والوں پر ان کے جھوٹ کا وبال ہو گا. ۴۱
۳۵. جو حکم کتاب و سنت سے ثابت ہو، موجب تصدیق ہے ۴۲.

فہرست مقصد ثانی

۱ ایمان کے گھٹنے اور بڑھنے میں اختلاف ہے ۴۳
۲ اگر ایمان تصدیق ہے تو گھٹنے بڑھنے کو قبول نہیں کرتا.
۳. اگر ایمان عمل و تصدیق ہے تو اضافہ اور کمی کو قبول کرے گا.
۴. حقیقتاً تصدیق زیادتی و کمی کو قبول کرتی ہے.
۵. آیت شریفہ لیطمئن قلبی الخ تصدیق یقینی کے زیادتی قبول کرنے پر دلالت کرتی ہے ۴۴
۶. ایمان زیادتی کو قبول کرتا ہے. ۴۵
۷. اعمال دین میں داخل نہیں ہیں اور ایمان کی حقیقت تصدیق ہے ۴۵.
۸. تارک اعمال حقیقت ایمان سے خارج نہیں ہوتا حسب قول امام شافعیؒ ۴۶
۹. زیادہ ہوتا ہے ایمان زمانوں کی زیادتی سے کیونکہ وہ عرض ہے ۴
۱۰. قدریہ کا مذہب علمائے گروہ مہدویہ کی نظر میں فساد ہے.

فہرست رسالہ بعض الآیات

۱. قرآن شریف کی بعض آیتیں حضرت مہدیؑ نے اللہ کی تعلیم سے بیان فرمائیں ۴۹
۲. خاتم النبیؐ کے ہے ان کی امت میں ان کا مثل ہوگا وہ مہدی موعود ہے. ۵۰.

۳.	نبی صلعم کے بعد خلافت حضرات ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ، علیؓ، مہدیؑ اور عیسیٰؑ کیلئے ہے	۵۰
۴.	نبی صلعم کے بعد امامت مہدیؑ اور عیسیٰؑ کے لئے ہے۔	۵۰
۵.	دافع ہلاکت امت، حضرات رسول اللہؐ، مہدی موعودؑ اور عیسیٰ روح اللہؑ ہیں	۵۰
۶.	حضرات مہدیؑ و عیسیٰؑ وحی اور حجت کے ذریعہ مخلوق کو دعوت دیں گے	۵۰
۷.	بینہ ایک نور ہے جس کو اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے قلب میں ڈال دیتا ہے۔	۵۱
۸.	بصیرت، چشم قلب سے حق کو دیکھنے کا نام ہے۔	۵۱
۹.	مہدی اپنے تمام احوال افعال اور اقوال میں آنحضرتؐ کی پیروی وحی کے ذریعہ کرے گا دوسرا اخبار کے ذریعہ کرے گا۔	۵۱
۱۰.	افمن کان علی بینۃ کی تفسیر۔	۵۳
۱۱	فسوف یاتی اللہ بقوم کی تفسیر	۵۴
۱۲.	حضرت مہدیؑ نبی کی ولایت کے مظہر تھے۔	۵۴
۱۳	مہدیؑ رسول اللہؐ کے تمام صفات ظاہری و باطنی سے موصوف اور تمام اسماء الٰہیہ کا مظہر ہوگا	۵۵

فہرست مضامین مکتوب ملتانی

۱.	پیغمبر اسلئے بھیجے گئے کہ شریعت کو مخلوق پر ظاہر کریں اور شریعت جسم سے تعلق رکھتی ہے	۴
۲.	پیغمبروں کی طرح آنحضرت صلعم کی ولایت ظاہر کرنے کیلئے ایک ولی کامل کی ضرورت تھی	۴
۳.	ولایت آنحضرت صلعم کے ظہور کا مرتبہ خاص خاتم ولایت کا ہے	۵
۴	آنحضرتؐ کی ولایت مانند آفتاب اور نبوت مانند مہتاب، انبیاء و اولیاء منازل کے مثل ہیں	۵
۵.	حضرت آدمؑ سے دین کی صبح ہوئی اور آنحضرت صلعم کے وقت استوا ہوا دین کا دن پورا ہوا۔	۵
۶.	آنحضرتؐ نے اس عالم سے سفر فرمایا تو فیض ولایت مہدیؑ میں ظاہر ہونے کیلئے باقی رہا	۶
۷	محققین نے حضرت مہدیؑ کو خاتم ولایت مصطفےٰ لکھا ہے اور آپؑ کا ظہور قیامت سے پہلے ہوگا۔	۶.
۸	ظہور مہدیؑ کے بغیر تمام امت کی نجات نہ ہوگی۔	۷

رسالہ
بعض الآیات

تصنیف حضرت بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایت رضی اللہ عنہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔

نقل بعض الايات من القران والاحاديث في حق المهدي ع وهي ايات مفصلات على صدق احواله وافعاله واقواله وهو صلى الله عليه السلام مصدق بها وقرأها وفسرها بتعليم الله بلا واسطة ملك وغيره تفسيرا يكون مراد الله كما قال سبحانه وتعالى وما يعلم تاويله الا الله والراسخون في العلم بتعليم الله المراد من الراسخون هم الانبياء عليهم السلام والتابعون لهم في احوالهم ومقاماتهم وهم المخصوصون في اتباعهم كما قال النبي صلى الله عليه وسلم لكل نبي نظير

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

قرآن کی بعض آیتیں اور احادیث مہدی علیہ السلام کے حق میں منقول ہوئے ہیں ان آیتوں میں آپ کے احوال افعال اور اقوال کی سچائی کی تفصیل کی گئی ہے ان (آیات واحادیث) سے حضرت مہدیؑ کی تصدیق ہوتی ہے اور حضرتؑ نے بغیر فرشتے یا اور کسی واسطے سے اللہ تعالیٰ کی تعلیم سے ان آیتوں کو پڑھا اور ان کی تفسیر کی ایسی تفسیر جو اللہ کی مراد ہے چنانچہ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ فرماتا ہے، اور نہیں جانتا ہے کوئی اس کی تاویل سوائے اللہ کے اور ان لوگوں کے جو اللہ کی تعلیم سے علم میں ثابت قدم ہیں راسخوں سے مراد انبیاء علیہم السلام اور وہ لوگ ہیں جو احوال اور مقامات میں ان کے قدم بقدم رہے اور وہی ہیں جن کو ان کی پیروی میں خصوصیت حاصل تھی چنانچہ

ـه كما ورد في شرح المقاصد ان المهدي وعيسى (عليهما السلام) كلاهما ايات الله ، وظاهر است كه تصديق ايت خدا فرض وانكار وے كفر است بدليل قوله تعالى ان الذين يومنون بايات الله وكانوا المسلمين (جزء ۲۵ ركوع ۱۳). وفي الاية ان الذين كفروا باياتنا سوف نصليهم نارا (جزء ۱۵ ركوع ۵). از مجموعه قلمي) جیسا کہ شرح مقاصد میں مذکور ہے کہ بیشک مہدی اور عیسیٰ علیہما السلام دونو اللہ کی آیتیں ہیں اور یہ بات ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کی آیت کی تصدیق فرض اور اس کا انکار کفر ہے اللہ تعالیٰ کے فرمان کی دلیل سے (جو فرمایا کہ) بے شک وہ مسلمین تھے جو اللہ کی آیتوں پر ایمان لائے اور ایک آیت میں ہے کہ جنہوں نے انکار کیا ہماری آیتوں کا عنقریب ہم ان کو آگ میں ڈالیں گے ۔

في امته اي مثله ولا يكون مثاله الا من
كان له درجة عند الله مثل
درجة النبي فاذا حصل له درجة
النبي لابد ان يكون خليفة في زمانه
والخاتم النبي صلى الله عليه وسلم
يكون نظيرا في امته وهو المهدي الموعود
كما قال النبي صلى الله عليه وسلم في بعض
احاديث ويقال لا يصح الخلافة بعد
النبي الا لستة نفر احدهم ابو بكر
وثانيهم عمر وثالثهم عثمان ورابعهم
علي والمهدي وعيسى يكونان خليفتين
واما مين والخلافة بعد النبي صلى الله عليه
وسلم يمكن لمن تبعه في سنته من
الصحابة والامامة لا يمكن بعد النبي
الا لاثنين وهما المهدي وعيسى لان
الامامة لا يصح الا لمن يكون سبب
النجاة لامته وينجي امته باقتدائه
كما قال النبي صلى الله عليه وسلم
كيف تهلك امتي انا في اولها وعيسى
في آخرها والمهدي من اهل بيتي في
وسطها اخبر النبي صلى الله عليه و
سلم في هذا الحديث ان لا تخرج،
امته من الهلاك الا بواسطة اقتدا
هما واتباعهما لانهما
عليهما السلام يدعون الى الله

نبیؐ فرماتے ہیں ہر نبی کی اُمت میں اُس کا ایک
مثل ہوتا ہے اور مثل وہی ہوسکتا ہے جس کا
درجہ اللہ کے نزدیک اُس نبی کے درجہ کے مثل
ہو پس جب اس کو درجۂ نبی حاصل ہو تو اس کا اپنے
زمانہ میں خلیفۃ اللہ بھی ہونا ضروری ہوا اور خاتم
نبی کے لئے بھی اُن کی اُمت میں اُن کا مثل ہوگا اور
وہ مہدی موعودؑ ہے چنانچہ نبی صلعم نے بعض احادیث
میں فرمایا ہے اور یہ کہا جاتا ہے کہ نبیؐ کے بعد خلافت
صرف چھ اشخاص کے لئے صحیح ہے ان میں سے پہلے
ابوبکرؓ، دوسرے عمرؓ، تیسرے عثمانؓ، چوتھے علیؓ، مہدیؑ
اور عیسیٰؑ خلیفے بھی ہوں گے اور امام بھی نبی کے
بعد خلافت آپؐ کے صحابہ میں سے اس کے لئے ممکن
ہے جو سنت میں آپؐ کا پیرو رہا اور نبی کے بعد امامت
صرف دو ہی شخصوں کے لئے ممکن ہے اور وہ مہدیؑ
اور عیسیٰ علیہما السلام ہیں کیونکہ امامت اسی شخص کے
لئے درست ہے، جو اپنی امت کی نجات کا سبب ہو اور
اس کی اقتداء کی وجہ سے اس کی امت نجات پاسکے،
چنانچہ نبیؐ نے فرمایا میری امت کس طرح ہلاک ہوگی میں
اس کے اول میں ہوں عیسیٰؑ اس کے آخر میں اور مہدیؑ
میری اہل بیت سے اس کے درمیان ہے نبیؐ نے اس
حدیث میں خبر دی ہے کہ آپؐ کی امت ان دونو کی
اقتداء اور پیروی کے بغیر ہلاکت سے نہیں نکلے گی
کیونکہ یہ دونو علیہما السلام وحی اور اس حجۃ
یقینی کے ساتھ جس کو وہ معائنہ ومشاہدہ کی وجہ
دیکھتے ہوں گے اللہ کی طرف خلق کو بلائیں گے)

بالوجه و بالحجة القاطعة التي يرونها
بالمعانية والمشاهدة وغيرهما
من المومنين لايدعون الى الله الا
بالاستدلال والاخبار و ليس
الخبر كالمعانية كما قال سبحانه و
تعالى في حق ابراهيم عليه السلام
قال رب ارني كيف تحي الموتى طلب
الروية ليطمئن قلبه على وعد الله
ورؤية افعاله ثم يدعو الخلق الى الله
لان الدعوة الى الله لا يصح الالمن كان
على بينة اي حجة واضحة وهي نور من
الله القيه في قلب العبد ليتحقق به
اولا ويفرق بين الحق والباطل
ويكون على بصيرة وهي روية الحق
بعين القلب وبعين الراس اذا صار
الجسم قلباً فاذا كان كذلك فهو
متحقق ومامور بالدعوة كما
قال سبحانه وتعالى في حق نبيه
صلى الله عليه وسلم قل هذه
سبيلي ادعوا الى الله على بصيرة انا
ومن اتبعني وهو المهدي
يكون تابعاله في الدعوة الى الله
وهو المامور بالدعوة كما
كان رسول الله صلى الله عليه
وسلم مامور لان المهدي

ان دونوں کے سوا اور مومنین اللہ کی طرف استدلال
اور اخبار کے ذریعہ بلا سکتے ہیں اور خبر معائنہ کے
مثل نہیں ہوتی چنانچہ اللہ تعالیٰ ابراہیم ؑ کے حق میں فرماتا
ہے کہا اے رب دکھلا مجھ کو کس طرح تو مرے ہوئے
کو زندہ کرتا ہے (ابراہیم ؑ نے) رویت طلب کی کیونکہ
آپ اللہ پر یقین رکھتے تھے اس کے تمام صفات
کا آپ ؑ کو یقین تھا آپ نے رویت اس لئے طلب
کی کہ آپ ؑ کا دل اللہ تعالیٰ کے وعدہ اور اس کے افعال
کی رویت پر مطمئن ہو جائے پھر خلق کو اللہ کی طرف
بلائیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کی طرف وہی اچھی طرح بلا
سکتا ہے جو بینہ یعنی حجت واضحہ رکھتا ہو اور وہ
ایک نور ہے جس کو اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کے قلب
میں ڈال دیتا ہے تاکہ پہلے اس کے ذریعہ اس کو تحقیق
ہو جائے اور حق و باطل میں فرق کرے اور بصیرت چشم قلب
سے حق کو دیکھنے کا نام ہے جب یہ بات ہو تو وہ (بندہ)
محقق و مامور بالدعوۃ ہوتا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ اپنے
نبی کے حق میں فرماتا ہے کہہ دو اے محمد ؐ! یہ میرا راستہ
ہے بلاتا ہوں میں بصیرت پر اللہ کی طرف اور وہ بلائے
گا جو میری اتباع کرے گا اور وہی مہدی ؑ ہے
پس جاننا چاہیئے کہ مہدی ہی اللہ کی طرف
بلانے میں آنحضرت ؐ کا تابع ہے اور وہی مامور
بالدعوۃ ہے جس طرح رسول اللہ ؐ مامور تھے کیونکہ
مہدی ہی آپ ؐ کی اتباع میں کامل ہوگا اگر کہا جائے کہ
اتباع میں کامل ہونے کے کیا معنی ہیں تو کہا جائے
گا کہ وہ مہدی ؑ احکام شریعت دعوۃ الی اللہ اور

يكون كاملاً في اتباعه اي يتبعه في
احكام الشريعة بالوحي في الدعوة الى
الله في احواله وافعاله واقواله وغيره
لايتبع الرسل الا باستماع الاخبار
والمهدي يكون على بينة من ربه و
هي نور انزل الله في قلبه افمن كان
على بينة من ربه كمن زين له سوء
عمله اي لايستويان واما من كان
على بينة فلا بد له من الدعوة فيدعو
كما هو مامور به واما من لم يكن
له هذه الحجة فعليه اجابته كيف
والمهدي يكون على بينة وغيره من
المومنين لايكون عليها لان البينة
هي حجة الانبياء ولا يجوزان يكون
حجة الانبياء لغيرهم الا لمن يكون
وارثهم ولا يصح وراثة الانبياء الا لمن
يكون خاتم الولاية المحمدية لان
الله تعالى يختم به الولاية المحمدية
فاذا كان المهدي يختم به الولاية
فلابدان يكون له الحجة الواضحة لانه داع
الى الله كما قال سبحانه وتعالى افمن
كان على بينة من ربه اي على نور انزل
الله تعالى في قلبه قال سبحانه تعالى
كان على بينة ليدل لفظ من على ان
المهدي يكون غالبا على الحال

اور اپنے تمام احوال افعال اور اقوال میں آنحضرت ﷺ
کی پیروی وحی کے ذریعہ کرے گا اور اس کے سوا دوسرا
شخص پیغمبروں کی پیروی صرف اخبار سن کر کر سکتا ہے
اور مہدی ہی اپنے رب کی جانب سے حجت واضحہ پر ہوگا
اور وہ ایک نور ہے جس کو اللہ اس کے قلب میں ڈال دے
(چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ) پس کیا وہ شخص جو اپنے رب
کی جانب سے حجت واضحہ پر ہو اس شخص کے برابر ہو
سکتا ہے جس کے برے اعمال اس کے لئے آراستہ
کئے گئے ہوں یعنی دونوں برابر نہیں ہو سکتے رہا وہ جو حجت
واضحہ پر ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ دعوت کرے گا
جس طرح کہ وہ مامور ہے اور رہا وہ جس کے لئے یہ
حجت نہیں اس پر لازم ہے کہ اس کی دعوت کو قبول
کرے کیوں اس لئے کہ مہدی ؑ ہی بینہ پر ہے اس کے سوا
مومنین میں سے کوئی صاحب بینہ نہیں ہو سکتا اس لئے
کہ بینہ انبیاء کی حجت ہے اور یہ جائز نہیں کہ انبیاء کی حجت
ان کے غیر کے لئے ہو صرف اس شخص کے لئے ہو سکتی ہے
جو ان کا وارث ہو اور انبیاء کی وراثت خاتم ولایت محمدیہ
ہی کے لئے سزاوار ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ اسی کے ذریعہ
ولایت محمدیہ کو ختم کرتا ہے پس جب مہدی ؑ ہی پر یہ
ولایت ختم کی جائے تو ضروری ہوا کہ اس کے حجت واضحہ
ہو کیونکہ وہ داعی الی اللہ ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
کیا پس وہ جو اپنے رب کی جانب سے بینہ پر ہو یعنی ایک
ایسے نور پر ہو جس کو اللہ تعالیٰ اس کے دل میں ڈال دے
اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے کان علی بینۃ فرمایا تاکہ لفظ من
اس بات پر دلالت کرے کہ اللہ تعالیٰ کی قوت سے

بقوة الله تعالى يتلوه شاهد منه اى
يتبع هذه البينة القرآن منزل من الله
تعالى بتائيده ومن قبله كتاب موسىؑ اى
من قبل القرآن كتاب موسىؑ اى كتاب
موسىؑ ايضا يشهد على المكلفين بمن كما
يشهد على نبينا عليه السلام وهى
التورية اماما اى مقتدا يقتدى به بنو
اسرائيل ورحمة لهم لانه منزل عليهم
على مقتضى احوالهم اى كتاب موسىؑ
ايضا يتبع هذه البينة المنسوبة الى
خاتم الرسل والى من يتبعه فى احواله و
فى دعوته الى الله وهو المهدى فاذا كان
له هذه الحجة فلابد له من الدعوة بها
الى الله وعلى المؤمنين به ايمانا واجابة
كما قال سبحانه وتعالى اولئك يومنون
به الضمير فى به يرجع الى من كان على
بينة اولئك وهو اسم الاشارة و
المشار اليه هو البينة والقرآن والتورية
كل اولئك يومنون به اى يوافقون
ويصدقون به فاذا كان المهدى
على هذه الحجة بنفسه والقرآن يشهد عليه
بتائيده وقوم خصه الله فى كلامه بوصف
لا يمكن لغيره كما قال سبحانه وتعالى
فسوف ياتى الله بقوم يحبهم ويحبونه
الآية يشهد ليصدقه ويؤمن به فلا

مہدی ہی اس حال پر غالب ہوگا اور ساتھ
ہو اس کے ایک گواہ یعنی اللہ تعالیٰ کی تائید سے
تابع ہو اس کا قرآن جو اللہ کا نازل کیا ہوا ہے اور
اس کے پہلے موسیٰؑ کی کتاب ہو یعنی قرآن کے پہلے موسیٰؑ
کی کتاب ہو یعنی موسیٰؑ کی کتاب بھی ہمارے نبیؐ پر جس
طرح گواہ ہے اسی طرح اس پر گواہ ہے جس کا کہ یہ
من سے کیا گیا ہے اور وہ توریت ہے درحالیکہ وہ
وہ امام یعنی پیشوا ہے جس کی پیروی بنی اسرائیل کرتے
ہیں اور درحالیکہ وہ رحمت ہے کیونکہ وہ مقتضائے
حال کے موافق اتاری گئی ہے یعنی موسیٰؑ کی کتاب
بھی اس بینہ کی تابع رہے گی جو خاتم رسل اور اس کی
طرف منسوب ہے جو اپنے تمام احوال اور دعوۃ الی اللہ
میں اس کا (خاتم رسل کا) پیرو رہے گا اور وہ مہدیؑ ہے
پس جب مہدیؑ کے لئے یہ حجت ہو تو اس کے لئے
اللہ کی طرف بلانا ضروری ہے اور مومنین کے لئے لازم ہے
کہ اس پر ایمان لائیں اور قبول کریں چنانچہ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ
فرماتا ہے وہ سب کے سب ایمان لائیں گے اس پر بہٖ
میں جو ضمیر ہے وہ من کان علی بینۃ کی طرف راجع
ہے اولئک اسم اشارہ ہے اور مشار علیہ بینہ قرآن
اور توریت ہیں یہ سب کے سب اس پر ایمان لائیں گے
یعنی اس کی موافقت اور تصدیق کریں گے پس جب
مہدیؑ اپنی ذات سے اس حجت پر ہو اور قرآن اللہ کی تائید
سے اس پر گواہ ہو اور ایک ایسی قوم جس کو اللہ تعالیٰ نے
اپنے کلام میں ایک ایسے وصف سے خاص کیا ہے جو اس
کے سوائے کسی غیر کے لئے ممکن نہیں چنانچہ حق سبحانہٗ و

حاجة بشهادة اخرى وان كانت
له العلامات الكثيرة لان الشهادة
من الشاهدين يكتفى فى الحكم و له
شاهدون من المومنين الذين يفعلون
مايقولون ويقولون مايعملون ويعلمون
مايشهدون فاذا كان المهدى
حقاء حجته مشهود ابشهادتهم فلا
فالاجابة على من غيرهم واجب ومن
لم يستجب له وينكر به ويعرض عنه
فالنار موعده كما قال سبحانه وتعالى
ومن يكفر به من الاحزاب فالنار ،
موعده لانه ختم به الولاية المحمدية
ومن امن بنبوته ولم يومن بولايته
تفصيلا فقد كفر كما كفر اليهود والنصارى
بانبوة محمد صلى الله عليه وسلم لان النبوة
هي ظاهر النبى والولاية هي باطنه صلى الله
عليه وسلم فاذا كان المهدى ع
مظهر الولاية التى لاتظهر الا فى ذاته فهى
حسنة من حسنات خاتم الرسول لانه
عليه السلام مادام ظاهرا بالشريعة
فى مقام الرسالة لم يظهر ولايته
بالاحدية الذاتية الجامعة للاسماء
كلها اليو فى اسم الهادى حقه فبقيت
هذه الحسنة اعنى ولايته باطنه
حتى تظهر فى مظهر الخاتم كما

وتعالیٰ فرماتا ہے کہ قریب میں لائے گا ایک قوم کو
تو د ، دوست رکھے گی اس کو اور وہ دوست رکھے
گا اس کو تا آخر آیۃ اسکے صدق کی گواہی دے رہی
ہو اور اس پر ایمان لا رہی ہو اور کسی گواہی کی ضرورت
نہیں اگرچہ کہ اسکے لئے بہت سی علامتیں ہوں ،
اس لئے دو گواہوں کی گواہی حکم کے لئے کافی ہے حالانکہ
اس کے لئے لاکھوں کی تعداد دہیں) ایسے مومنین گواہ
ہیں جن کا فعل قول کے موافق ہے اور جن کا قول فعل کے
مطابق ہے اور وہ جس بات کی گواہی دے رہے ہیں
اسکو جانتے ہیں پس جب مہدی حق ہے اور اس کی
حجت ان مومنین کی گواہی دی ہوئی ہے تو ان مومنین کے
سوا جو اور لوگ ہیں ان کے لئے بھی اسکو قبول کرنا
واجب ہے اور جو کوئی اس کو قبول نہ کرے اور اس کا منکر
بن جائے اور اس سے روگرداں ہو جائے تو اسکا ٹھکانہ
دوزخ ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور جو کہ انکار کرے
اس کا فرقوں میں سے تو اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے کیونکہ
وہ (مہدی موعودؑ) خاتم ولایت محمدیہ ہے اور جو ایمان
لائے اس کی (نبیؐ کی) نبوت پر اور ایمان نہ لائے اسکی
(نبیؐ کی) ولایت پر تفصیل کیساتھ تو وہ ایسا ہی کافر ہے
جیسا کہ یہود و نصاریٰ محمد صلعم کی نبوت کے کافر ہیں کیونکہ
نبوت نبیؐ کا ظاہر ہے اور ولایت آپ کا باطن ہے پس
چونکہ مہدی ہی اس ولایت کے مظہر تھے اور اس کا ظہور
آپؐ ہی کی ذات میں ہونا تھا تو وہ (ولایت) خاتم رسل
کے لئے آپ کی اور خوبیوں کے منجملہ ایک خوبی قرار پائے
گی کیونکہ آنحضرت مقام رسالت میں ہمیشہ شریعت کا اظہار

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
اذکرکم اللہ فی اهل بیتی وهو المهدی
یعنی المهدی یکون مظهر ولایة
خاتم النبی صلی اللہ علیہ وسلم
وهی تظهر فی ذات المهدی بنفسه
لیذکرکم اللہ فیه ای فی ذات
المهدی بنفسه وان کانت ولایته
فی ذاته بطریق الاجمال ولکن لم تظهر
تفصیلا ولهذا یقال المحمد صلی اللہ
علیه سلم خاتم النبین لانه یختم
به النبوة ولولایته یکون ختم اخرا
من امته وهو المهدی الذی یخرج
فی اخر الزمان کما قال النبی صلی اللہ
علیه وسلم لو لم یبق من الدنیا
الا یوم واحد لطول اللہ ذالک
الیوم حتی یبعث فیه رجلا من اهل
بیتی یواطی اسمه اسمی وکنیته کنیتی
لانه مقصود الکونین فان قیل ما
المعنی یواطی اسمه اسمی وکنیته
کنیتی قلنا المهدی یکون موصوفا
بجمیع صفات رسول اللہ صلی اللہ
علیه وسلم صورة ومعنی و
یکون مظهر الاسماء الالهیة کلها
کما کان رسول اللہ صلی اللہ علیه و
سلم. تمت رساله لبعض الایات التی الفها
حضرت بندگی میاں سید خوند میر صدیق ولایت رض

فرماتے رہے اور اپنی ولایت کو احدیتہ ذاتیہ کے ساتھ جو
تمام اسماء کو جامع ہے آپ نے ظاہر نہیں فرمایا تاکہ اسم باطن
اپنے حق کو پورا لے وے پس یہ خوبی یعنی ولایت آپ کا باطن
ہی رہا تاکہ اس کا بھی ظہور مظہر خاتم میں ہو چنانچہ نبی صلعم نے
فرمایا کہ میں تمہیں اپنی اہل بیت میں خدا کو یاد دلاتا ہوں اور وہ
مہدی ہے یعنی مہدیؑ خاتم النبی کی ولایت کا مظہر ہوگا اور وہ
مہدی کی ذات ہی میں ظہور پائے گی تاکہ وہ تمہیں خداتعالیٰ
کو یاد دلائے اس میں یعنی خاص مہدی کی ذات میں اور اگرچہ
کہ آپکی (رسولؐ) کی ولایت آپکی ذات میں بطریق اجمال موجود
تھی لیکن تفصیل کیساتھ ظاہر نہ ہوئی اور اسی وجہ سے محمد صلعم
کو خاتم النبین کہا جاتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ ہی کو خاتم نبوت
بنایا اور آپ کی ولایت کے لئے بھی آپ کی امت میں سے ایک
اور خاتم ہے اسکا آخر زمانہ میں نکلنا ثابت ہے چنانچہ نبی صلعم نے
فرمایا کہ اگر صرف ایک دن دنیا سے باقی رہ جائے تو اللہ اس دن
کو اللہ تعالیٰ دراز کرے گا یہاں تک کہ پیدا کرے اس میں
ایک شخص کو میری اہل بیت سے اس کا نام میرے نام کے
موافق ہوگا اور اسکی کنیت میری کنیت کے موافق ہوگی کا
کیا معنی ہے تو ہم کہیں گے کہ مہدیؑ رسول اللہ کے تمام صفات
ظاہری و باطنی سے موصوف ہوگا اور رسول اللہ کی طرح تمام
اسماء الٰہیہ کا مظہر ہوگا۔ تمام ہوا رسالہ بعض الآیات جس کو
حضرت بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایت رض نے تالیف
کیا ہے۔ —

المرقوم ۹ جمادی الاول ۱۳۸۹ھ

مترجم: حضرت مولانا میاں سید دلاور عرف حضرت گورے میاں
سابق سرپرست دارالاشاعت کتب سلف
صالحین جمعیۃ مہدویہ دائرہ زمستان پور مشیر آباد۔